سورة البقرة

آيات ١٢١ - ١٢٦

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰٓئِکَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ وَ مَنۡ
یَّکۡفُرۡ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ
اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ اَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ
نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡئًا وَّ لَا یُقۡبَلُ مِنۡہَا عَدۡلٌ وَّ لَا تَنۡفَعُہَا شَفَاعَۃٌ وَّ لَا ہُمۡ
یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّہُنَّ ط قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ
لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ط قَالَ لَا یَنَالُ عَہۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ
اِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمۡنًا ط وَ اتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ
مُصَلًّی ط وَ عَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَ
الۡعٰکِفِیۡنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ ہٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا
وَّ ارۡزُقۡ اَہۡلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡہُمۡ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ط قَالَ وَ
مَنۡ کَفَرَ فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّہٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ط وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۲۶﴾

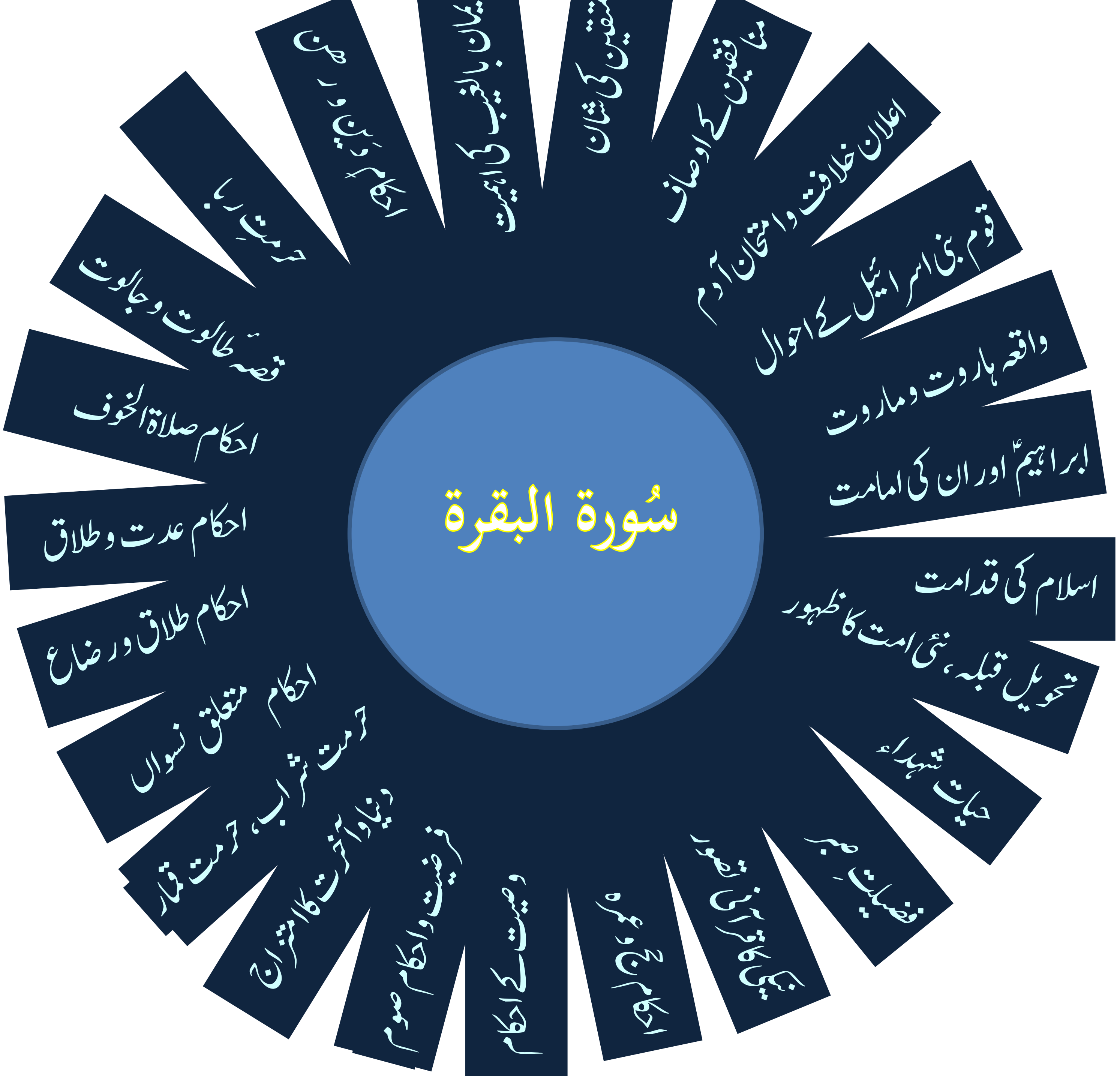
سُورة البقرة
تقین کی شان
نافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دین و رہن
یمان بالغیب کی اہمیت

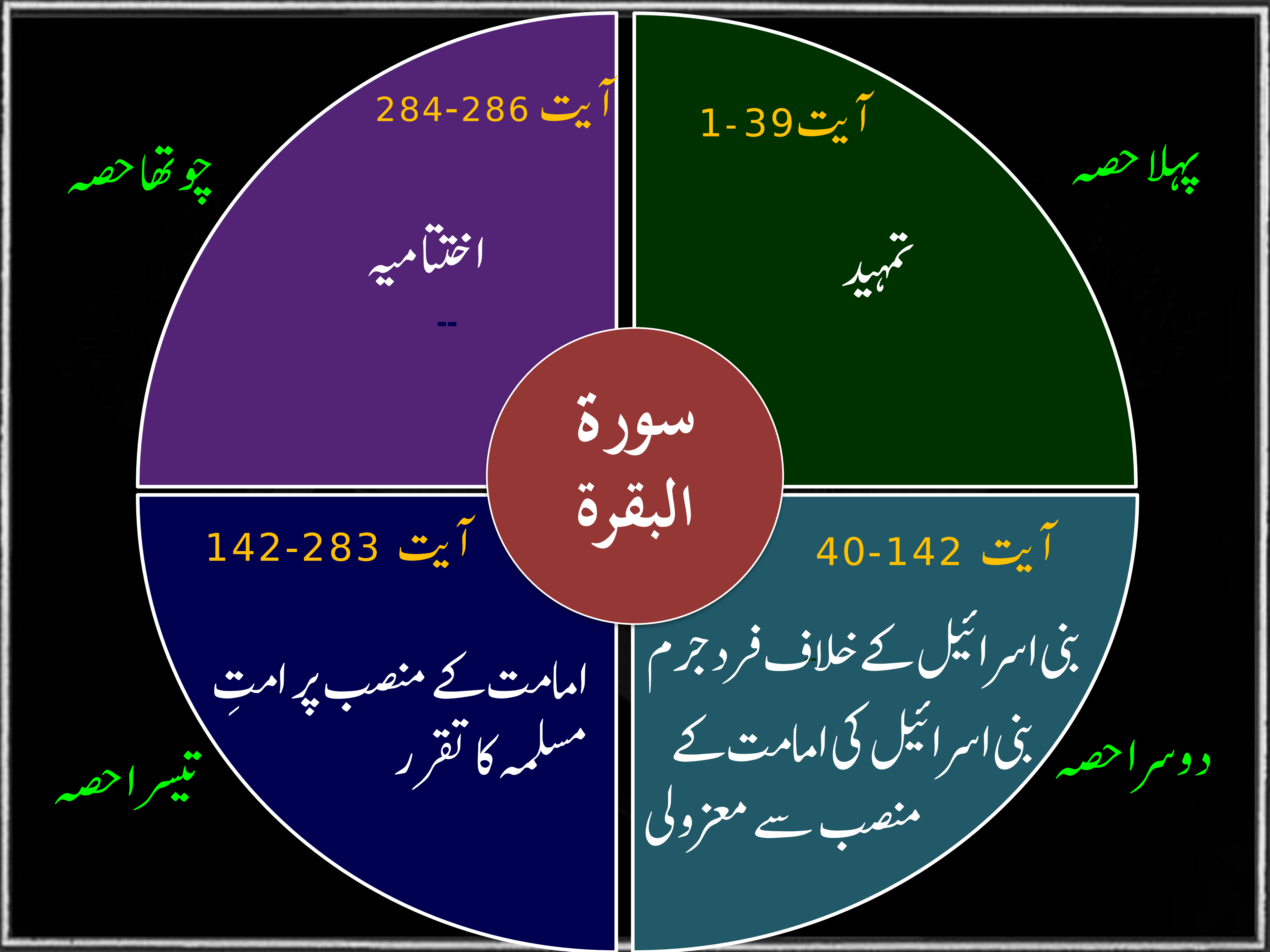
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم ۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

ٱلَّذِينَ ءَاتَيۡنَٰهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ يَتۡلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ أُوْلَٰٓئِكَ يُؤۡمِنُونَ بِهِۦۗ وَمَن يَكۡفُرۡ بِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ ﴿١٢١﴾

ٱلَّذِينَ - وہ لوگ

ءَاتَيۡنَٰهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ - ہم نے دی جن کو کتاب

يَتۡلُونَهُۥ - وہ لوگ تلاوت کرتے ہیں اس کی

حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ - جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے

أُوْلَٰٓئِكَ يُؤۡمِنُونَ بِهِۦ - وہ لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر

وَمَن يَكۡفُرۡ بِهِۦ - اور جو انکار کرتا ہے اس کا

فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ - تو وہ لوگ ہی خسارہ پانے والے ہیں

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ
بِهِ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٢١﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کریں وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں

Those unto whom We have given the Scripture, they recite it as it ought to be recited - they shall believe therein and whosoever disbelieves therein, those then! they shall be the losers.

محمد اقبال

ٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَتْلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿۱۲۱﴾

صالحین اہل کتاب

- اہل کتاب کی غالب اکثریت اگرچہ خیر سے محروم ہو چکی ہے لیکن ان میں ایک محدود ا قلیت ایسے لوگوں کی ضرور موجود ہے جن کے دلوں میں ابھی تک ایمان کی روشنی باقی ہے
- یہ اہل کتاب کا اگرچہ مختصر سا گروہ لیکن اللہ نے کتاب گویا انہی کو عطا کی ان کا کتاب کے ساتھ رشتہ ہمیشہ قائم رہا وہ جب اس کی تلاوت کرتے ہیں تو اس طرح کرتے ہیں جیسے اس کا حق ہے
- وہ اس کتاب کو کتاب میں ڈوب کر پڑھتے ہیں اور اس یقین کے ساتھ پڑھتے ہیں کہ اسے اللہ نے نازل کیا ہے اور اپنے بندوں کو اس کتاب کے ذریعے وہ زندگی گزارنے کا سلیقہ عطا فرمایا ہے جس سے اللہ خوش ہوتا ہے۔
- وہ اس میں ترمیم و تحریف کا تصور بھی نہیں کر سکتے، اس کا پوری طرح احترام بجالاتے اور اس کے احکام کے سامنے لرزاں رہتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ جو کتاب سے صحیح فائدہ اٹھانے کے نتیجے میں ایمان سے بہرہ ور ہونگے۔ یہی لوگ دنیا اور آخرت میں نوازے جائیں گے
- اس کے برعکس اس سے انکار کرنے والے دنیا و آخرت کے خسارے میں

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝١٢٢

بَنِیْ ۔ اصل میں بَنِیْنَ تھا ن جمع اضافت کے سبب گر گیا

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۔ اے اسرائیل کے بیٹو

اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ ۔ تم یاد کرو میری نعمت کو

الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ۔ جس کو میں نے انعام کیا تم پر

وَاَنِّىْ ۔ اور یہ کہ

فَضَّلْتُكُمْ ۔ میں نے فضیلت دی تم کو

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔ سب جہانوں پر

وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَ اتَّقُوْا يَوْمًا -اور تم بچو ایک ایسے دن سے جب

لَّا تَجْزِىْ -کام نہیں آئے گی

نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ - کوئی جان کسی جان کے

شَيْئًا -: کچھ بھی

وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا -اور نہ قبول کیا جائے گا اس سے

عَدْلٌ - کوئی بدلہ

وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ -اور نہ نفع دے گی اس کو کوئی شفاعت

وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ -اور نہ ہی وہ لوگ مدد دیئے جائیں گے

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ
وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور ڈرو اُس دن سے، جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی
سے فدیہ قبول کیا جائے گا، نہ کوئی سفارش ہی آدمی کو فائدہ دے
گی، اور نہ مجرموں کو کہیں سے کوئی مدد پہنچ سکے گی

Then guard yourselves against a-Day when one soul shall not avail another, nor shall compensation be accepted from her nor shall intercession profit her nor shall anyone be helped (from outside)

محمد اقبال

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٢٤﴾

اِبتَلٰى يَبْتَلِي ، ابْتِلاءً
آزمانا، جانچنا، پرکھنا (VIII)

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ ۔اور جب آزمایا ابراہیمؑ کو (ب ل و)

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ ۔اس کے رب نے چند باتوں سے

أَتَمَّ يُتِمُّ ، إتْمَامًا پورا/مکمل کرنا (IV)

فَاَتَمَّهُنَّ ۔ تو انہوں نے پورا کیا ان کو

قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ ۔ کہا (اللہ نے) کہ بیشک میں بنانے والا ہوں تمہیں

لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔لوگوں کے لیے ایک پیشوا

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۔ اس نے کہا اور میری نسل میں سے؟

نَالَ يَنَالُ ، نَيْلاً۔ پانا، حاصل کرنا، پہنچنا

قَالَ لَا يَنَالُ ۔کہا (اللہ نے) نہیں پہنچتا

عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۔ میرا وعدہ ظالموں کو

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ
اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

یاد کرو کہ جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ اُن
سب میں پورا اتر گیا، تو اس نے کہا: "میں تجھے سب لوگوں کا پیشوا بنانے
والا ہوں" ابراہیمؑ نے عرض کیا: "اور کیا میری اولاد سے بھی یہی وعدہ
ہے؟" اس نے جواب دیا: "میرا وعدہ ظالموں سے متعلق نہیں ہے"

And remember that Abraham was tried by his Lord with certain commands, which he fulfilled: He said: "I will make thee an Imam to the Nations." He pleaded: "And also (Imams) from my offspring!" He answered: "But My Promise is not within the reach of evil-doers."

محمد اقبال

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

- اس آیت میں ابراہیم علیہ السلام کی پوری داستانِ حیات کو ان چند الفاظ میں سمو دیا گیا ہے
- آپ کو جن امتحانات سے سابقہ پیش آیا ان میں عقلِ سلیم اور فطرتِ سلیمہ کا امتحان، پھر استقامت اور قوتِ ارادی کا امتحان، جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنے کا امتحان، قربانی کا امتحان، اور پھر تمام امتحانوں کا نقطۂ عروج...
- قرآن میں مختلف مقامات پر ان تمام سخت آزمائشوں کی تفصیل۔ جن سے گزر کر ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آپ کو اس بات کا اہل ثابت کیا کہ انہیں بنی نوع انسان کا امام ورہنما بنایا جائے
- دنیا میں جتنی چیزیں ایسی ہیں، جن سے انسان محبّت کرتا ہے، ان میں سے کوئی چیز ایسی نہ تھی، جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حق کی خاطر قربان نہ کیا ہو
- دنیا میں جتنے خطرات ایسے ہیں، جن سے آدمی ڈرتا ہے، ان میں سے کوئی خطرہ ایسا نہ تھا، جسے انہوں نے حق کی راہ میں نہ جھیلا ہو۔

(ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اضافی معلومات پرزینٹیشن کے آخر میں اضافی مواد کے حصے میں)

وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَيۡتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ

وَاِذۡ جَعَلۡنَا - اور جب ہم نے بنایا

الۡبَيۡتَ -اس گھر کو

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ - بار بار لوٹنے کی جگہ لوگوں کے لیے

(ث و ب)

ثوب - اصلی غرض کی طرف لوٹنا

مَثَابَةَ - لوٹنے کی جگہ (ظرف مکان)

مَثَابَةَ میں قلبی آرام و آسائش کا مفہوم بھی داخل

وَاَمۡنًا- اور امن میں ہونا (جائے امن)

وَاتَّخِذُوۡا - اور تم بناؤ

مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ - ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ میں سے

مُصَلًّى - نماز کی جگہ

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

وَعَهِدْنَآ - اور ہم نے تاکید کی

اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ - ابراہیم کو اور اسماعیل کو

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ - کہ وہ دونوں پاک رکھیں میرے گھر کو

لِلطَّآئِفِيْنَ - طواف کرنے والوں کے لئے

طائفین - طواف کرنے والے

وَالْعٰكِفِيْنَ - اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے

عَكَفَ يَعْكِفُ (و يَعْكُفُ) ، عُكوفًا - تعظیماً کسی چیز پر متوجہ ہونا اور اس سے وابستہ رہنا

گھیرے رہنا، چمٹے رہنا، ثابت قدم رہنا، مسلسل کسی ایک جگہ پہ رہنا

وَالرُّكَّعِ - اور رکوع کرنے والوں کے لئے

السُّجُوْدِ - سجدہ کرنے والوں کے لئے

وَ اِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمۡنًا ؕ وَ اتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ
مُصَلًّی ؕ وَ عَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَ الۡعٰکِفِیۡنَ
وَ الرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۵﴾

اور یہ کہ ہم نے اس گھر (کعبے) کو لوگوں کے لیے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا تھا اور لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ابراہیمؑ جہاں عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس مقام کو مستقل جائے نماز بنالو اور ابراہیمؑ اور اسماعیل کو تاکید کی تھی کہ میرے گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو

Remember We made the House a place of assembly for men and a place of safety; and take ye the station of Abraham as a place of prayer; and We covenanted with Abraham and Isma'il, that they should sanctify My House for those who compass it round, or use it as a retreat, or bow, or prostrate themselves (therein in prayer).

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ..

البیت (خانہ کعبہ) کی عظمت کا تذکرہ

- خانہ کعبہ توحید اور موحدین کا مرکز قرار پایا۔ لوگ ہر سال اس کی طرف آتے جہاں وہ فقط جسمانی ہی نہیں بلکہ روحانی طور پر بھی توحید اور فطرت کی طرف پلٹتے تھے اس لیے کعبہ کو مثابہ قرار دیا گیا ہے
- خانہ کعبہ کا تعارف خدا کی طرف سے ایک پناہ گاہ اور مرکز امن وامان کی حیثیت سے کرایا گیا اور اللہ نے اس کو ایک اعزازی نسبت اور اضافت عطا فرمائی " میرا گھر" بیتی .....
- پھر اس عہد و پیمان کا ذکر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت اسماعیلؑ سے خانہ کعبہ کی طہارت کے بارے میں لیا گیا تھا
- یہاں طہارت و پاکیزگی سے کیا مراد ہے؟ اس ضمن میں مختلف اقوال ....
- لیکن کوئی دلیل موجود نہیں جس کی بنا پر یہاں طہارت کے مفہوم کو کسی ایک چیز میں محدود کیا جائے، لہٰذا یہاں خانۂ توحید کو ہر قسم کی ظاہری و باطنی آلودگیوں سے پاک رکھنا مراد ہے

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ - اور جب کہا ابراہیمؑ نے

رَبِّ اجۡعَلۡ - اے میرے ربّ تو بنا دے

هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا - اس شہر کو امن میں ہونے والا

وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ - اور تو رزق دے اس کے رہنے والوں کو

مِنَ الثَّمَرٰتِ - پھلوں میں سے

مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ - اس کو جو ایمان لائے

بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ - اللہ پر اور آخری دن پر

قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۲۶﴾

قَالَ - اس نے کہا

وَمَنۡ كَفَرَ - اور جس نے کفر کیا

فَاُمَتِّعُهٗ -تو میں فائدہ اٹھانے کے لیے دوں گا اس کو (بھی) (م ت ع)

مَتَّعَ يُمَتِّعُ ، تَمۡتِيۡعًا لطف اندوز ہونے دینا، راحت دینا، آرام دہ بنانا (II)

قَلِيۡلًا - تھوڑا سا

ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ - پھر میں مجبور کروں گا اس کو

اِلٰى عَذَابِ النَّارِ -آگ کے عذاب کی طرف

وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ -اور وہ بہت ہی برا لوٹنے کا ٹھکانا ہے

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ
اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ‌ؕ قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ
اِلٰى عَذَابِ النَّارِ‌ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۲۶﴾

اور یہ کہ ابراہیمؑ نے دعا کی: "اے میرے رب، اس شہر کو امن کا شہر بنادے، اور اس کے
باشندوں میں جو اللہ اور آخرت کو مانیں، انہیں ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے" جواب
میں اس کے رب نے فرمایا: "اور جو نہ مانے گا، دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان تو میں
اُسے بھی دوں گا مگر آخرکار اُسے عذاب جہنم کی طرف گھسیٹوں گا، اور وہ بدترین ٹھکانا ہے

And remember Abraham said: "My Lord, make this a City of Peace, and feed its people with fruits,-such of them as believe in Allah and the Last Day." He said: "(Yea), and such as reject Faith,-for a while will I grant them their pleasure, but will soon drive them to the torment of Fire,- an evil destination (indeed)!"

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

بارگاہ خدا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی درخواستیں

- ابراہیم علیہ السلام نے اس مقدس سرزمین کے رہنے والوں کے لیے پروردگار سے دو اہم درخواستیں کی ہیں۔ اور دونوں قبول ہوئیں
- پہلی دعا یہ تھی کہ شہر مکہ کو امن والا بنا دیا جائے۔ اس کے لیے اللہ نے ۱۔اس سرزمین میں لڑنا بھڑنا اور جنگ وجدال ممنوع قرار دے دیا (حدودِ حرم) ۲۔ اس کی طرف سفر کے لیے چار مہینے حرام قرار دیے ۳۔ اس میں اپنے گھر کو ایسی ہیبت عطا فرمائی کہ اس پر باہر سے اول تو کسی نے حملہ آور ہونے کی جرات ہی نہیں کی، لیکن اگر کبھی ایسا ہوا تو اس کے باشندوں کی اس طرح مدد کی کہ ان کی معمولی مزاحمت پر آسمان سے ان کے لیے اپنے جنودِ قاہرہ بھیج کر اس کے دشمنوں کو بالکل پامال کر دیا۔ اس گھر کو ظاہری و باطنی طور پر سلامتی بخشی
- دوسری دعا یہ کہ اس سرزمین کے رہنے والوں کو جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں طرح طرح کے ثمرات عطا فرما۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی لیکن فرمایا گیا کہ رزق کے لیے ایمان کی شرط نہیں
- قابلِ توجہ امر۔ آپ نے پہلے امن کی دعا کی اور پھر اقتصادی خوشحالی کی ....

اضافی مواد

Reference Material

تلاوت کا حق

- حق تلاوت اس طرح ادا نہیں ہوتا کہ صرف آیات کو حفظ کرلیا جائے، اس کے حروف پڑھ لیے جائیں، سورتوں کو یا ان کے دسویں یا پانچویں حصے کو پڑھ کر ختم کیا جائے
- یہ حروف کا تحفظ ہے جو تلاوت تلاوت کا حق ادا نہ ہو جب تک ان الفاظ کے احکام کا تحفظ نہ ہوگا
- قرآن کے الفاظ اور ان کے احکام کا تحفظ کیسے ؟
  - ✓ قرآن کی آیات کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے
  - ✓ انہیں سمجھنے کی کوشش کی جائے
  - ✓ اس کے احکام پر عمل کیا جائے
  - ✓ اس کے وعدوں پہ امید اور یقین رکھا جائے
  - ✓ اس کی تنبیہوں سے چوکنا، اور اس کے قصوں سے عبرت حاصل کی جائے
  - ✓ اس کے اوامر کی تعمیل کی جائے اور ان کے نواہی سے باز رہا جائے
  - ✓ اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھا جائے

وَاِذِ ابۡتَلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ

ابراہیم علیہ السلام کا تعارف

- نوحؑ کے بعد ابراہیم علیہ السلام کو انسانی ہدایت کے لیے مقتدیٰ اور امام بنایا گیا، آپ سے ہی آپ کی اولاد میں نبوت اور رسالت کے سلسلے شروع ہوئے
- اسی نسبت سے ابوالانبیاء کہلائے جاتے ہیں - آپ کو خلیل اللہ بھی کہا جاتا ہے
- آپ تاریخ کی دو عظیم قوموں بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل، دونوں کے جدامجد ہیں
- تورات میں آپ کا نام ابرام اور ابراہم دونوں طرح سے آیا ہے
- سالِ ولادت 2160 ق م ہے (سر چارلس مارسٹن محقق اثریات کی تحقیق کے مطابق)
- والد کا نام تارح تھا یا عربی تلفظ میں آزر تھا۔
- آبائی وطن - کلدانیہ (Chaldea) (موجودہ عراق)
- وفات - فلسطین کے شہر الخلیل (Hebron) میں - وہیں دفن ہوئے
- قرآن مجید کی ۲۵ سورتوں میں ۶۹ مرتبہ آپ کا ذکر آیا ہے

وَاِذِ ابۡتَلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ‌ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا‌ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ‌ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

ابراہیم علیہ السلام

- آپ کی ازواج اور ان سے اولادیں
- آپ کی پہلی زوجہ ۔ حضرت سارہ، جن سے طویل عرصے تک اولاد نہیں ہوئی
- دوسری زوجہ حضرت ہاجر (ہاجرہ) کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے جب آپ کی عمر ۸۶ برس تھی
- اس کے ۱۴ سال بعد حضرت سارہ سے اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے
- روایات میں آپ کی دو اور ازواج کے نام بھی ملتے ہیں جن میں قنطورا (ابنة يقطن الكنعانية) اور حجّون بنت أمين کے نام شامل ہیں
- حضرت اسحاق علیہ السلام سے بنی اسرائیل کی نسل چلی (جو بعد میں یہود کہلائے)
- حضرت اسماعیل علیہ السلام سے عربوں کی نسل چلی جس سے خود نبی کریم ﷺ ہیں

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

- عن واثله بن اسقع رضى الله عنه قال، سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ —

- صحيح الترمذي رقم: 3605 ، مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب فضل نسب النبي صلى الله عليه وآله وسلم، رقم: 2276

- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

ابراہیم علیہ السلام - قرآن آپ کا تعارف کیسے کراتا ہے؟

- اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا – اپنی ذات میں آپ - ایک امت ایک انجمن
- لَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىٓ اِبْرٰهِيْمَ .. 60/4 تم لوگوں کے لیے ابراہیمؑ میں ایک اچھا نمونہ ہے
- اللہ کی رضا - (زندگی کا مقصد)
- اوڑھنا، بچھونا، مرنا، جینا، عبادت، ہجرت، صحرانوردی،
- بیوی و شیر خوار کو بے نام ونشاں، بےآب و گیاہ بیاباں میں چھوڑ دینا، اولاد کی قربانی،
  حق گوئی وبیباکی
- میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
  میں اسی لیئے مسلماں میں اسی لیئے نمازی

وَاِذِ ابۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًاؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٢٤﴾

ابراھیم علیہ السلام

- اللہ کے حکم کے سامنے ہر چیز ہیچ – چاہے جان ہو، مال ہو، اولاد ہو بیوی ہو، ماں باپ ہوں، وطن ہو یا اپنی ذات اور خواہشات
- بے نظیر استقامت، صبر اور حوصلے کی ہزار داستان
- صالحیت، فروتنی (عاجزی) ، صدق، بردباری، ایفائے عہد۔ شجاعت اور سخاوت انکی شخصیت کے نمایاں خدوخال
- ان کی زندگی سے ایک اہم سبق۔ رب کے بتائے ہوئے مشن (زندگی کے مقصد) کے لیئے کوئی بھی قربانی بڑی نہیں
- رب کی رضا ہر کام میں اور ہر حال میں مقدم

وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾

پورے کیے سب حرفِ تمنا کے تقاضے
ہر درد کو اجیالا، ہر اک غم کو سنوارا

اس راہ میں جو سب پہ گزرتی ہے سو گزری
تنہا پسِ زنداں، کبھی رسوا سرِ بازار

چھوڑا نہیں غیروں نے کوئی ناوکِ دشنام
چھوٹی نہیں اپنوں سے کوئی طرزِ ملامت

واپس نہیں پھیرا کوئی فرمان جنوں کا
تنہا نہیں لوٹی کبھی آواز جرس کی

خیریّتِ جاں، راحتِ تن، صحتِ داماں
سب بھول گئیں مصلحتیں اہل ہوس کی

وَاِذِ ابۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

ابراہیم علیہ السلام - متفرق حقائق

- عربوں کی اقسام

1. عرب بائدہ- پرانے عربوں کی وہ نسل جو معدوم ہو گئی (عاد، ثمود، جدیس اور اولین جُرہُم)
2. عرب باقیہ - ان میں متعدد قبائل شامل ہیں جن میں قحطانی (اصلی وطن یمن) اور ان میں پھر جُرہُم، یَعرُب (یَعرُب میں حمیر اور کھلان)- اوس اور خزرج انہی کھلان میں سے

عرب مستعربہ - عربوں کی ایک قسم کچھ موؤرخین نے غلطی سے بیان کی ہے کہ یہ عرب نہیں تھے لیکن عربوں میں رہنے سے عرب بن گیٔے حضرت اسماعیل اور ان کی اولاد کو تہیں میں شامل کیا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے بلکہ تحقیق نے اسے ایک خود ساختہ کہانی ثابت کیا ہے حقیقتاً ابراہیم علیہ السلام کا درع خالص عربی دور ہے

- سامی اور غیر سامی کی تقسیم بھی فرضی ہے اس کا تاریخ میں کوئی ذکر نہیں ہے اس کو جرمن مستشرق August Ludwig Schloester نے ۱۷۸۱ میں گھڑا اور وہیں سے عام ہوا

وَاِذِ ابۡتَلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

ابراہیم علیہ السلام - ہجرت

- ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے کا واقعہ جنوبی عراق میں کوثی کے شہر میں پیش آیا
- آپ اللہ کے حکم سے نمرود کی آگ سے بچ نکلے تو آپ نے عراق سے ہجرت کا ارادہ کیا
- آپ یہاں سے " اُور کلدانیہ " چلے گئے جسے اُور یا اُر بھی کہا جاتا ہے (فرات کے کنارے)
- یہاں سے اپنی زوجہ سارہ اور بھتیجے لوط کے ساتھ شام کے شہر حرّان (یا حاران) چلے گئے
- حرّان کا علاقہ (اور کھنڈرات) آج کل ترکی میں ہیں
- حرّان آپ کی جائے ہجرت (اُر) سے ۱۰۰۰ کلو میٹر شمال مغرب میں واقع ہے
- آپ پھر حلب میں بھی رہے جو حرّان سے ۳۰۰ کلو میٹر دور دمشق کی شاہراہ پر تھا
- اس راستے پر آپ آگے فلسطین چلے گئے - یہ زیادہ تر پہاڑی علاقہ تھا (اور ہے) اس کے مشہور شہروں میں الخلیل، نابلس، جنین رالله، ناصرہ، لُد، اریحا، بیت اللحم، غزہ، وغیرہ

وَاِذِ ابۡتَلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ‌ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ‌ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ‌ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

ابراہیم علیہ السلام - ہجرت

- ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں جبل بیت المقدس پر مقیم رہے
- یہاں سے آپ مصر چلے گئے
- مصر سے واپس فلسطین آئے تو بئر سبع میں قیام فرمایا جو غزہ کی پٹی کے شہر رفحہ سے ۵۰ کلومیٹر مشرق میں واقع ہے (اس کی نام کی وجہ یہاں ۷ کنوئں کا ہونا تھا)
- مصر سے واپسی پر حضرت لوط علیہ اسلام کو بحیرۂ میت کے جنوب میں سدوم شہر میں آباد کیا - وہاں اور ان سے ملحق آبادیوں میں انہوں نے ایمان کی دعوت پہنچانے کا کام شروع کیا
- سترھویں صدی قبل مسیح میں آپ اپنی اہلیہ ہاجرہ اور اپنے فرزند اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مکہ آئے (جس کا اصلی نام بکّہ تھا) اور انہیں یہاں آباد کیا - باپ بیٹے نے یہاں اللہ کے حکم سے عبادت گاہ بنائی جو کعبہ کے نام سے معروف ہے، اسے بیت اللہ بھی کہا جاتا ہے
- مکہ شہر کو بلد الامین، ام القریٰ، بیت العتیق اور بیت الحرام بھی کہا جاتا ہے

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

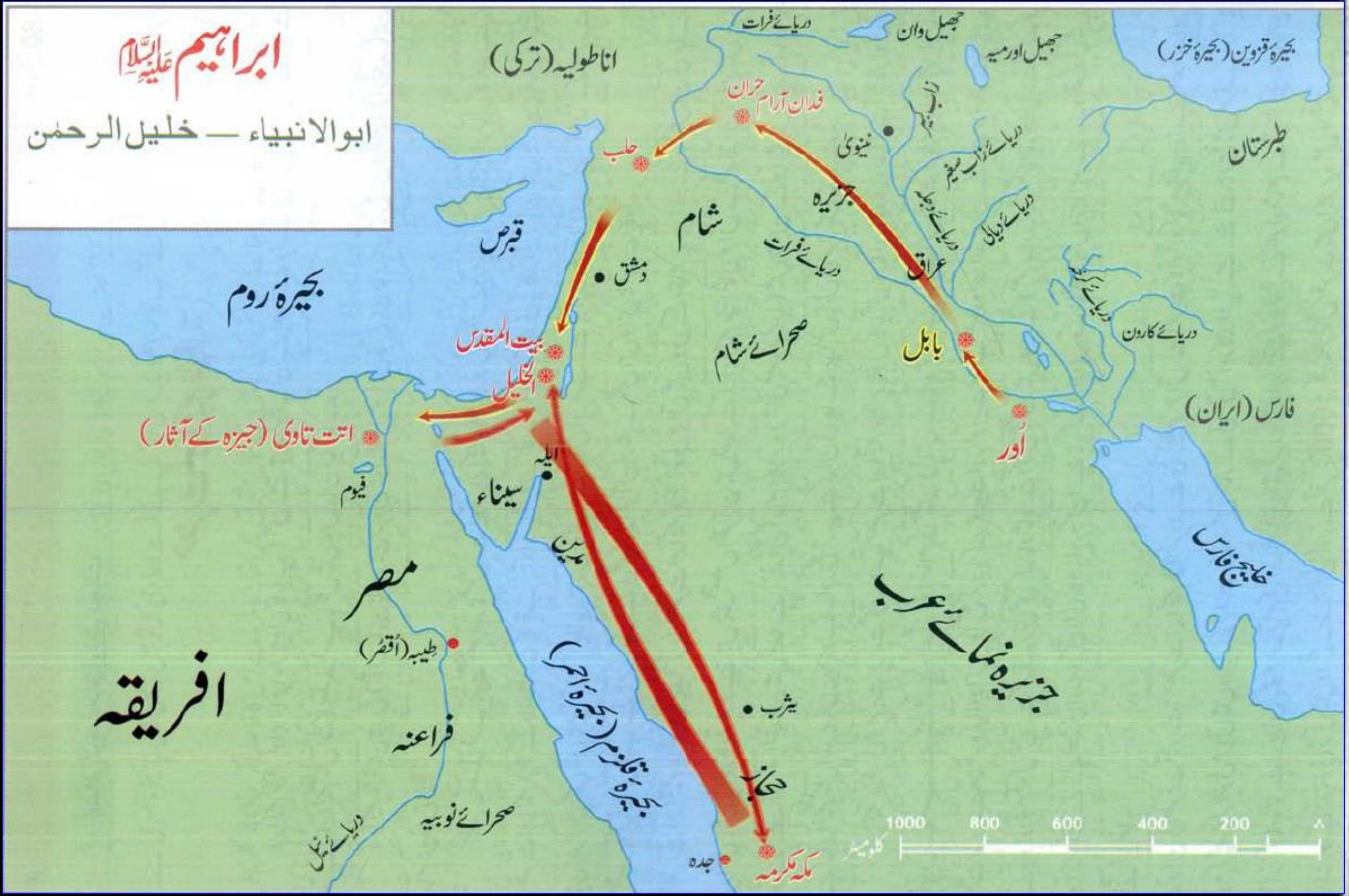

وَاِذِ ابۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

اسماعیل علیہ السلام

- آپ حضرت ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے، فرشتے کی بشارت کے مطابق نام اسماعیل رکھا گیا
- اسماعیل - اسمع (سننا) اور ایل (اللہ) سے مرکب نام ہے، چونکہ آپ کی ولادت سے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا سن لی — اس لیے یہ نام دیا گیا
- آپ کو والدہ کے ہمراہ اللہ کے حکم سے ابراہیمؑ وادیٔ غیر ذی زرع (مکہ) میں چھوڑ گئے جہاں آپ کے ایڑیاں رگڑنے سے زمزم کا چشمہ جاری ہوا
- بعد میں یہاں بنو جرہم آباد ہوئے - آپ کی شادی اس قبیلے بنو جرہم میں ہوئی
- اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے — ان میں نابت اور قیدار بہت مشہور ہوئے
- نابت کی اولاد اصحاب الحجر کہلائی اور قیدار کی اصحاب الرس کے نام سے مشہور ہوئی
- قریش مکہ ایک روایت کے مطابق نابت کی اور امام بخاریؒ کے مطابق قیدار کی اولاد ہیں
- آپ کی عمر ۱۳۶ سال تھی، عرب مورخین کے مطابق آپ کو بیت اللہ کے قریب دفن کیا گیا